سورۂ فاتحہ

(فضائل اور مضامین)

18-May-2023

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Brothers)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللّٰه

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنّت اعتکاف کی نِیّت کی)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیّت کر لیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ یاد رکھئے! مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیّت ہو گی تو یہ سب چیزیں جائز ہوں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

درودِ پاک کی فضیلت

ہم گناہ گاروں کی شفاعت فرمانے والے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے:

مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ فِیْ یَوْمٍ اَلْفَ مَرَّۃٍ لَمْ یَمُتْ حَتّٰی یَرٰی مَقْعَدَہٗ مِنَ الْجَنَّۃِ

یعنی جو مجھ پر ایک دن میں ایک ہزار (1000) مرتبہ دُرود شریف پڑھے گا، وہ اُس

وَقت تک نہیں مرے گا، جب تک جَنَّت میں اپنا مَقام نہ دیکھ لے۔

(الترغیب والترھیب، کتاب الذکر والدعاء، الترغیب فی اکثارالصلاۃ علی النبی، ۲/ ۳۲۶، حدیث: ۲۵۹۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان سننے کی نیتیں

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم: اَفْضَلُ الْعَمَلِ اَلنِّیَّۃُ الصَّادِقَۃُ سچی نیت سب سے افضل عمل ہے۔[1] **اے عاشقانِ رسول!** ہر کام سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کرنے کی عادت بنائیے کہ اچھی نیت بندے کو جنت میں داخِل کر دیتی ہے۔ بیان سننے سے پہلے بھی اچھی اچھی نیتیں کر لیجئے! مثلاً نیت کیجئے! ☜ عِلْم سیکھنے کے لئے پورا بیان سُنوں گا ☜ بااَدب بیٹھوں گا ☜ دورانِ بیان سُستی سے بچوں گا ☜ اپنی اِصلاح کے لئے بیان سُنوں گا ☜ جو سُنوں گا دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کروں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

قرآنِ کریم کی اَفْضَل ترین سُورت

حضرت ابو سعید بن مُعَلّٰی رَضِیَ اللّٰہُ عنہ صحابیٔ رسول ہیں، آپ فرماتے ہیں: ایک روز میں نماز پڑھ رہا تھا، اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صلی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم میرے قریب سے گزرے، آپ صلی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے مجھے آواز دی، میں چونکہ نماز پڑھ رہا تھا، لہٰذا فوراً حاضِر نہ ہو سکا، جلدی سے نماز مکمل کی، پھر بارگاہِ رسالت میں حاضِر ہوا، اس پر سرکارِ عالی وقار، مکی مدنی تاجدار صلی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: تمہیں کس چیز نے میرے پاس آنے سے روکا؟ میں

1...جامع صغیر، صفحہ: ۸۱، حدیث: ۱۲۸۴۔

نے عرض کیا: یارسولَ اللہ صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! میں نماز پڑھ رہا تھا اس لئے حاضر نہ ہو سکا۔ آپ صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: کیا اللہ پاک نے یہ نہیں فرمایا؟

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِیْبُوْا لِلّٰهِ وَ لِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا یُحْیِیْكُمْۚ (پارہ:9، سورۂ انفال:24)	ترجمہ کنزُالایمان: اے ایمان والو اللہ و رسول کے بلانے پر حاضر ہو جب رسول تمہیں اس چیز کے لیے بلائیں جو تمہیں زندگی بخشے گی۔

یہ آیت تلاوت کرنے کے بعد اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: کیا میں مسجد سے باہَر جانے سے پہلے پہلے تمہیں قرآنِ کریم کی سب سے عظمت والی سُورت نہ سکھاؤں؟ پھر آپ صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے میرا ہاتھ پکڑ لیا، جب مسجد سے باہَر تشریف لے جانے لگے تو میں نے عرض کیا: یارسولَ اللہ صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! آپ نے قرآنِ کریم کی سب سے عظمت والی سُورت سکھانے کا فرمایا تھا۔ آپ صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ہاں! اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ (یعنی پُوری سورۂ فاتحہ)، یہ قرآنِ مجید کی سب سے عظمت والی سُورت ہے اور یہی سَبْعِ مَثَانی (یعنی بار بار پڑھی جانے والی 7 آیات کی سورت) ہے جو مجھے عطا کی گئی۔ [1]

اسی طرح کی ایک روایت حضرت اُبَی بن کَعْب رَضِیَ اللہُ عنہ سے بھی مروی ہے، حضرت اُبَی بن کَعْب رَضِیَ اللہُ عنہ ایک دِن نماز پڑھ رہے تھے، پیارے آقا، دو عالَم کے داتا صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے انہیں آواز دی۔ آپ چونکہ نماز پڑھ رہے تھے، لہٰذا جواب نہ دیا، پھر جلدی سے نماز مکمل کی اور بارگاہِ رسالت میں حاضِر ہو گئے، پیارے نبی، رسولِ ہاشمی صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اے اُبَی! تمہیں کس چیز نے میرے پاس آنے سے روکا؟ عرض کیا: یارسولَ اللہ صلی

1...بخاری، کتاب التفسیر، صفحہ: 1178، حدیث: 4703۔

اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! میں نماز پڑھ رہا تھا اس لئے حاضر نہیں ہو سکا۔ فرمایا: کیا تم نے کلامِ الٰہی کی یہ آیت نہ پڑھی کہ

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ ۚ (پارہ:9، سورۂ انفال:24)	ترجمہ کنزُ الایمان: اے ایمان والو اللہ ورسول کے بلانے پر حاضر ہو جب رسول تمہیں اس چیز کے لیے بلائیں جو تمہیں زندگی بخشے گی۔

عرض کیا: یارسولَ اللہ صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم میں نے یہ آیت پڑھی، آئندہ ایسا نہیں کروں گا (یعنی آیندہ نماز میں بھی ہوا تو بُلانے پر فوراً حاضِر ہو جایا کروں گا)۔ اب اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: کیا میں تمہیں قرآنِ مجید کی ایسی سُورت سکھاؤں کہ اس کی مثل سُورت نہ تورات میں اُتری، نہ انجیل میں، نہ زبور میں اور نہ ہی قرآنِ مجید کی باقی سُورتوں میں ایسی کوئی سُورت ہے؟ عرض کیا: کیوں نہیں (یارسول اللہ صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! ضرور سکھا دیجئے) آپ صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: تم نماز میں کیا تلاوت کرتے ہو؟ اس پر حضرت اُبی بن کَعب رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے سورۂ فاتحہ کی تلاوت شروع کر دی، رسولِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے، بے شک یہی وہ سُورت ہے کہ اس کی مثل سُورت نہ تورات میں ہے، نہ انجیل میں ہے، نہ زبور میں اور نہ ہی قرآنِ کریم کی باقی سُورتوں میں، بے شک یہی سَبْعِ مَثانی (یعنی بار بار پڑھی جانے والی 7 آیات کی سورت) ہے۔ [1]

323

1...ترمذی، کتاب فضائل القرآن، باب ما جاء فی فضل فاتحۃ الکتاب، صفحہ: 669، حدیث: 2875۔

اَصْلُ الاُصُول بندگی اس تاجوَر کی ہے

پیارے اسلامی بھائیو! ان دونوں واقعات سے ایک بہت ایمان افروز اور عشق بھرا مدنی پھول سیکھنے کو ملا، وہ یہ کہ اگر عین نماز کی حالت میں اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کسی کو یاد فرمائیں تو نماز جتنی پڑھ لی ہے، وہیں چھوڑ کر فوراً بارگاہِ رسالت میں حاضِر ہو جانا واجِب ہے۔

اللہ اکبر! اس سے معلوم ہوا: بے شک نماز افضل عبادت ہے مگر نور والے آقا، محبوبِ خُدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی خِدمت میں حاضری اس سے بھی زیادہ اَہَم و اَفْضَل ہے۔ عُلَما فرماتے ہیں: دورانِ نماز اگر رسولِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم یاد فرمائیں، بندہ نماز کو وہیں چھوڑ کر حاضِر ہو جائے تو اس کی نماز ٹوٹے گی نہیں بلکہ وہ جتنی دیر رسولِ خُدا، احمدِ مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی خِدمت میں حاضِر رہے گا، وہ وقت بھی نماز ہی میں شُمار ہو گا، پھر خدمتِ اَقْدَس سے فارِغ ہو کر واپس آئے تو نماز وہیں سے شروع کرے گا، جہاں سے چھوڑی تھی۔ معلوم ہوا: خِدمتِ سرکار کا حکم عام حالات سے جُدا ہے، دیکھئے! دورانِ نماز کسی سے بات کرنا، کسی کو مخاطب کر کے اسے سلام کرنا، اس سے نماز ٹوٹ جاتی ہے لیکن غور کیجئے! ہم جب التَّحیّات پڑھتے ہیں تو عین حالتِ نماز میں رسولِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کو مخاطب کر کے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی خِدمت میں سلام پیش کرتے ہیں: اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ (اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم! آپ پر سلام ہو)۔ اس سلام کرنے سے نماز ٹوٹتی نہیں بلکہ مکمل ہوتی ہے۔[1] کہ نماز میں التَّحیّات پڑھنا واجِب ہے۔ سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ

1... مرآۃ المناجیح، جلد:3، صفحہ:224 خلاصۃً۔

اللہِ عَلَیْہ کیا خوب فرماتے ہیں:

اَصْلُ الاُصُول بندگی اُس تاجوَر کی ہے | ثابِت ہوا کہ جملہ فرائِض فروع ہیں (1)

صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی قسمت کو سلام!

اے عاشقانِ رسول! یہیں سے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی عظمت کا بھی اندازہ لگائیے! حالتِ نماز میں حُضُور صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم پُکاریں تو جانا واجب ہے، یہ شریعت کا حکم ہے اور یہ شرعی حکم صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے ساتھ ہی خاص تھا، چونکہ سرورِ عالَم صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم دُنیا سے ظاہِری پردہ فرما چکے، لہٰذا اب کوئی بھی اس پر عَمَل نہیں کر سکتا۔

سُبْحٰنَ اللہ! صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے کیا قسمت پائی ہے....! انہیں کیسی سعادت میسر تھی..! صبح اُٹھتے تو آقا کریم صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا دیدار کرتے، شام ہوتی تو رُخِ سرکار (صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم) کے دیدار کا جام پیتے، عین حالتِ نماز میں بھی سرورِ عالَم، نورِ مُجَسَّم صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم انہیں یاد فرما لیتے اور صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان دست بستہ حاضِر ہو کر خِدْمت کیا کرتے تھے۔

آہ! ایک ہم ہیں، ہمارے نصیب میں یہ سعادت کہاں...!!

مگر کریں کیا نصیب میں تو یہ نامرادی کے دِن لکھے تھے

اللہ پاک تمام صحابۂ کرام اور اہلِ بیتِ اطہار عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان پر کروڑوں رحمتوں کا نزول فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

1... حدائقِ بخشش، صفحہ: 205۔

سورۂ فاتحہ کے اَفْضَل سورت ہونے کا معنیٰ

اے عاشقانِ رسول! بیان کی گئی 2احادیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ سورۂ فاتحہ قرآنِ کریم کی اَفْضَل ترین سُورت ہے۔ یہاں یہ بات اچھی طرح یاد رکھئے کہ پُورے کا پُورا قرآن اللہ پاک کا کلام ہے، اس حیثیت سے پُورا قرآن ہی فضیلت والا ہے۔ جب یہ کہا جاتا ہے کہ فُلاں سُورت یا فُلاں آیت زیادہ فضیلت والی ہے تو اس کے 2 معنیٰ ہوتے ہیں: (1): یہ کہ اس سُورت (مثلاً سورۂ فاتحہ) کو پڑھنے کا ثواب زیادہ ہے (2): دوسرا یہ کہ اس سورت کے مضامین دوسری سُورتوں کی نسبت زیادہ اعلیٰ ہیں مثال کے طور پر سورۂ لَہَب میں ابولہب غیر مسلم کا تذکرہ ہے اور سورۂ اِخْلاص میں اللہ پاک کی وحدانیت کا بیان ہے، عام سمجھ میں آنے والی بات ہے کہ ابولہب غیر مسلم کا ذِکر کرنے اور اللہ پاک کی وحدانیت کا بیان کرنے میں زمین آسمان کا فرق ہے، ویسے سورۂ لَہَب بھی اللہ پاک کا کلام ہے، سورۂ اِخْلاص بھی اللہ پاک کا کلام ہے، اس حیثیت سے دونوں برابر ہیں مگر مضامین کے اعتبار سے دونوں میں فرق ہے۔ اسی طرح اپنے مضامین کے اعتبار سے سورۂ فاتحہ قرآنِ کریم کی باقی تمام سُورتوں سے زِیادہ فضیلت والی ہے۔[1]

سورۂ فاتحہ اَفْضَل ترین سُورت ہے

صحابیِٔ رسول حضرت ابوزید رَضِیَ اللہُ عنہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ رات کا وقت تھا، میں پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ مدینۂ منورہ کی ایک گلی سے گزر رہا تھا، اچانک ایک گھر سے آواز آئی، ایک صحابی رَضِیَ اللہُ عنہ تہجد کی نماز میں سورۂ فاتحہ کی تلاوت کر

1 ۔۔۔تفسیر الفاتحۃ لابن رجب، صفحہ: 38۔

رہے تھے، اسے سُن کر رسولِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم ٹھہر گئے اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت سننے لگے، جب صحابی رَضِیَ اللہُ عنہ نے سورۂ فاتحہ مکمل پڑھ لی تو اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: مَافِی الْقُرْآنِ مِثْلُهَا یعنی قرآنِ مجید میں اس جیسی کوئی سُورت نہیں۔(1)

سورۂ فاتحہ کا تعارُف

پیارے اسلامی بھائیو! سورۂ فاتحہ قرآنِ کریم کی مختصر سُورت ہے، اس میں 1 رکوع، 7 آیات، 27 کلمے (یعنی الفاظ) اور 140 حروف ہیں۔ امام مجاہد رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: سورۂ فاتحہ مدینہ منورہ میں نازِل ہوئی۔ ایک قول یہ ہے کہ سورۂ فاتحہ 2 مرتبہ نازِل ہوئی، 1 بار مکہ مکرمہ میں اور 1 مرتبہ مدینہ منورہ میں۔(2)

شیطان چیخیں مار کر رویا

امام جلال الدین سیوطی شافعی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے روایت ذِکر کی، فرماتے ہیں: ابلیس (یعنی شیطان) 4 مرتبہ چیخیں مار کر رویا (1): ایک مرتبہ جب اس پر لعنت برسی (2): دوسری مرتبہ جب اسے زمین پر اُتارا گیا (3): تیسری مرتبہ جب اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے اعلان نبوت فرمایا (4): اور چوتھی مرتبہ جب سورۂ فاتحہ نازِل ہوئی۔ امام مجاہد رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب سورۂ فاتحہ نازِل ہوئی تو ابلیس (یعنی شیطان) انتہائی مشقت میں پڑا اور خوب دھاڑیں مار مار کر چیخ چِلّا کر رویا۔(3)

323

1...معجم اوسط، جلد: 2، صفحہ: 158، حدیث: 2866۔
2... تفسیر صراط الجنان، پارہ: 1، سورۂ فاتحہ، جلد: 1، صفحہ: 37 ملتقطاً۔
3...تفسیر درمنثور، پارہ: 1، سورۂ فاتحہ، جلد: 1، صفحہ: 17۔

سورۂ فاتحہ عرش کے نیچے ایک خزانے سے ہے

مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ، امیر المؤمنین حضرت علی المرتضیٰ رَضِیَ اللہُ عنہ سے سورۂ فاتحہ کے متعلق سوال ہوا تو فرمایا: مجھے رسولِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے بتایا کہ سورۂ فاتحہ عرش کے نیچے ایک خزانے سے نازِل کی گئی۔(1)

سلطانُ المفسرین حضرت عبد اللہ بن عبّاس رَضِیَ اللہُ عنہما فرماتے ہیں: ایک روز رسولِ رحمت، شفیعِ اُمّت صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم تشریف فرما تھے، حضرت جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلام بھی حاضِرِ خِدْمت تھے، اچانک آسمان کی طرف سے ایک آواز آئی، حضرت جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلام نے آسمان کی طرف نگاہ اُٹھائی اور عرض کیا: یارسولَ اللہ صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم یہ ایک فرشتہ ہے جو آج سے پہلے کبھی زمین پر نہیں آیا۔

اس فرشتے نے بارگاہِ رسالت میں حاضِر ہو کر سلام عرض کیا، پھر کہا: یارسولَ اللہ صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! آپ کو 2 نوروں کی خوشخبری ہے، آپ سے پہلے کسی نبی عَلَیْہِ السَّلَام کو یہ 2 نور عطا نہیں کئے گئے (1):ان میں سے ایک نور سورۂ فاتحہ ہے (2):اور دوسرا نور سورۂ بقرہ کی آخری آیات ہیں، جو شخص ان (سورۂ فاتحہ اور سورۂ بقرہ کی آخری آیات) کی تلاوت کرے، اسے ہر ہر حرف پر خصوصی ثواب دیا جائے گا۔(2)

حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: قرآنِ کریم کو جہاں سے بھی پڑھا جائے، ہر حرف پر 10 نیکیاں ملتی ہیں لیکن سورۂ فاتحہ اور سورۂ بقرہ کی آیات کو

323

1...تفسیر درمنثور، پارہ:1، سورۂ فاتحہ، جلد:1، صفحہ:16۔

2...مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب فضل الفاتحۃ، صفحہ:290، حدیث:806۔

پڑھنے کی یہ فضیلت ہے کہ ہر ہر حرف پر 10 نیکیاں بھی ملتی ہے اور اس کے علاوہ خصوصی ثواب بھی عطا کیا جاتا ہے۔[1]

سورۂ فاتحہ سورتِ رحمت ہے

پیارے اسلامی بھائیو! حکیم الاُمّت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: سورۂ فاتحہ بالکل رحمت کی سورت ہے، اسی لئے اس میں اللہ پاک کے قہر و غضب اور دوزخ کے عذاب وغیرہ کا ذِکْر نہیں ہے۔[2] بلکہ اس سورت میں وہ حروف بھی نہیں آئے جو جہنّم وغیرہ کے شروع میں آتے ہیں، چنانچہ سورۂ فاتحہ میں 7 حروف نہیں ہیں: (1): ث (2): جیم (3): خا (4): زا (5): شین (6): ظا (7): فا۔

(1): ثا: ثبور کا پہلا حرف ہے اور ثبور جہنّم کا ایک نام ہے (2): جیم: جَحِیم کا پہلا حرف ہے، یہ بھی جہنّم کا ایک نام ہے (3): خا: خِزْی کا پہلا حرف ہے، اس کا معنی ہے: رسوائی۔ (4): زا: زَفِیْر اور زَقُّوم کا پہلا حرف ہے، زَفِیْر دوزخیوں کی آواز ہے اور زَقُّوم (یعنی تھوہر) دوزخیوں کی غذا ہے (5): شین: شَہِیق کا پہلا حرف ہے، اس کا معنی ہے: جہنمیوں کی آواز (6): ظا: ظُلم کا پہلا حرف ہے اور (7): فا: فراق کا پہلا حرف ہے اور فراق کا معنی ہے: دُوری۔

امام فخر الدِّین رازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جہنّم کے 7 دروازے ہیں اور سورۂ فاتحہ میں عذاب پر دلالت کرنے والے 7 حروف ذِکْر نہیں کئے گئے، یہ اس طرف اشارہ ہے کہ جو بندہ سورۂ فاتحہ پڑھے، دِل سے اس پر ایمان رکھے، اس کے حقائق کو پہچانے وہ جہنّم کے

1...مرآۃ المناجیح، جلد: 3، صفحہ: 232 خلاصۃً۔

2...تفسیرِ نعیمی، پارہ: 1، سورۂ فاتحہ، جلد: 1، صفحہ: 62۔

ساتوں دروازوں سے محفوظ رہے گا۔[1]

سورۂ فاتحہ سورۂ شفا ہے

اے عاشقانِ رسول! سورۂ فاتحہ کی خصوصیات اور اس کے فضائل میں سے ایک یہ بات بھی ہے کہ سورۂ فاتحہ سورتِ شفا ہے۔ یوں تو پُورے کا پُورا قرآنِ مجید ہی شفا ہے، ارشاد ہوتا ہے:

وَ نُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّ رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَۙ (پارہ:15، سورۂ بنی اسرائیل:82)	ترجمہ کنزُالعرفان: اور ہم قرآن میں وہ چیز اتارتے ہیں جو ایمان والوں کے لیے شفا اور رحمت ہے۔

البتہ سورۂ فاتحہ کو خصوصیت کے ساتھ سورۂ شفا کہا گیا ہے۔ چنانچہ اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا: هِیَ اُمُّ الْكِتَابِ وَهِیَ شِفَاءٌ مِّنْ كُلِّ دَاءٍ یعنی سورۂ فاتحہ اُمُّ الکتاب (قرآنِ مجید کی اَصل) ہے اور اس میں ہر بیماری کی شفا ہے۔[2]

بچھو کے کاٹے کا دَم

بُخاری و مسلم میں روایت ہے، جس کا خُلاصہ کچھ یُوں ہے کہ ایک مرتبہ 30 صحابۂ کرام علیہم الرضوان سَفَر پر تھے، راستے میں ایک مقام پر ایک شخص نے آکر صحابۂ کرام علیہم الرضوان سے عرض کیا: ہمارے سردار کو بچھو نے کاٹ لیا ہے، کیا آپ کچھ کر سکتے ہیں؟ ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں! میں دَم کر دُوں گا۔ چنانچہ وہ صحابی رضی اللہ عنہ اس شخص کے ساتھ

1...تفسیرِ کبیر، پارہ: 1، سورۂ فاتحہ، جلد: 1، صفحہ: 160 و 161۔

2...تفسیر درمنثور، پارہ: 1، سورۂ فاتحہ، جلد: 1، صفحہ: 15۔

گئے اور سورۂ فاتحہ پڑھ کر مریض کو دَم کیا، جس کی برکت سے مریض ٹھیک ہو گیا۔ (1)

حضرت خارجہ بن صَلْت رَضِیَ اللہُ عنہ اپنے چچا جان سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتے ہیں: میں رسولِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضِر ہوا، وہاں سے واپسی پر میں ایک قوم کے پاس سے گزرا، ان کا کوئی شخص مجنون (یعنی پاگل) تھا، جسے انہوں نے لوہے کے ساتھ باندھ رکھا تھا، انہوں نے مجھ سے کہا: کیا تم اس کا کچھ علاج کر سکتے ہو؟ چنانچہ میں نے 3 دِن صبح و شام سورۂ فاتحہ پڑھ کر اس پر دَم کیا تو اس کی برکت سے وہ پاگل شخص بالکل ٹھیک ہو گیا۔ (2)

دَم کرنا جائِز ہے

پیارے اسلامی بھائیو! ان 2 واقعات سے معلوم ہوا؛ قرآنِ کریم سے علاج کرنا، قرآنِ مجید کی آیات پڑھ کر دَم کرنا، انہیں لکھ کر تعویذ بنانا وغیرہ بالکل جائِز ہے۔ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان بھی دَم کیا کرتے تھے بلکہ خُود ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم بھی دَم کیا کرتے تھے اور دوسروں کو سکھایا بھی کرتے تھے۔ حبیبۂ حبیبِ خُدا، اُمُّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ عنہا فرماتی ہیں: نبیِ رحمت، شفیعِ اُمَّت صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے مجھے حکم دیا کہ نظر لگنے کا دَم کیا کرو! (3)

ایک حدیثِ پاک میں ہے: اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے

1...بخاری، کتابُ الاجارہ، صفحہ: 585، حدیث: 2276۔

2...معجم کبیر، جلد: 7، صفحہ: 89، حدیث: 13944۔

3...بخاری، کتاب الطب، باب رقیۃ العین، صفحہ: 1451، حدیث: 5738۔

اَہلِ خانہ میں سے کوئی بیمار ہو جاتا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم قرآنِ مجید کی آخری 2 سورتیں (سورۂ فلق اور سورۂ وَالنّاس) پڑھ کر دَم کیا کرتے تھے۔ (1)

ایک مرتبہ رسولِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی خِدمت میں مرض حاضِر ہوا تو حضرت جبریلِ امین علیہ السّلام نے چند کلمات پڑھ کر آپ کو دَم کیا۔ (2)

سُبْحٰنَ اللہ! معلوم ہوا: قرآنی آیات اور مُقَدَّس کلمات پڑھ کر دَم کرنا ہمارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی بھی سُنّت ہے، صحابۂ کرام علیہم الرضوان کی بھی سُنّت ہے اور فرشتوں کے سردار حضرت جبریلِ امین علیہ السّلام کی بھی سُنّت ہے۔ ہاں! بعض حدیثوں میں تعویذات پہننے سے منع کیا گیا ہے، اس سے مراد وہ تعویذات ہیں جو ناجائز الفاظ پر مشتمل ہوں جو زمانۂ جاہلیت میں کئے جاتے تھے۔ اس کے عِلاوہ قرآنی آیات، مُقَدَّس الفاظ، اللہ پاک کے مبارک ناموں اور مختلف دُعاؤں کے ذریعے دَم کرنا، کاغذ پر لکھ کر یا لکھوا کر گلے میں ڈالنا بالکل جائِز ہے۔ (3)

روحانی عِلاج کا ذِہن بنائیے!

پیارے اسلامی بھائیو! الحمد للہ! پُورے کا پُورا قرآن بالخصوص سورۂ فاتحہ میں ہر مرض کی شِفَا ہے۔ ہم ڈاکٹروں کے پاس جاتے ہیں، حکیموں، طبیبوں سے عِلاج کرواتے ہیں، اگر اس میں کوئی خِلافِ شرع بات نہ ہو تو یہ عِلاج کروانا بالکل جائِز ہے۔ البتہ ہمیں رُوحانی عِلاج کا

1...مسلم، کتاب السلام، باب رقیۃ المریض، صفحہ: 866، حدیث: 2192۔
2...مسلم، کتاب السلام، باب الطب والمرض، صفحہ: 864، حدیث: 2185۔
3... بہارِ شریعت، جلد: 3، صفحہ: 419و420، حصہ: 16 بتقدم وتاخر۔

بھی ذِہن بنانا چاہیے۔ اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا: مخلوق کی حمد سے پہلے اللہ پاک نے خُود اپنی حمد فرمائی، اس حمد کے ذریعے عِلاج کیا کرو! صحابۂ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا: یارسولَ اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم! وہ کون سی حمد ہے؟ فرمایا: سورۂ فاتحہ اور سورۂ اِخلاص۔ پھر فرمایا: فَمَنْ لَّمْ یَشْفِہِ الْقُرْاٰنُ فَلَا شَفَاہُ اللہُ یعنی جسے قرآن سے بھی شفا نہ ملے، اسے اللہ پاک شفا نہیں دیتا۔ (1)

پیارے اسلامی بھائیو! دیکھئے! قرآنِ کریم بالخصوص سورۂ فاتحہ کے ذریعے علاج کروانے سے متعلق کیسی واضح حدیثِ پاک ہے۔ ہمیں ذِہن بنانا چاہیے۔ بُخار ہو ❁ سر درد ہو ❁ جسم میں کہیں درد ہو ❁ شوگر، کولیسٹرول ❁ دِل کے امراض، کینسر غرض کوئی بھی چھوٹی سے چھوٹی یا بڑی سے بڑی بیماری ہو، قرآنِ مجید کے ذریعے عِلاج کیجئے! اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! اللہ پاک کرم فرمائے گا اور اللہ پاک نے چاہا تو شفا مل ہی جائے گی۔

دعوتِ اسلامی اور شُعبہ روحانی علاج

الحمد للہ! عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی کے تحت شعبہ روحانی علاج میں پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی دُکھیاری اُمّت کی غمخواری کے لئے کثیر اسلامی بھائی مختلف مقامات پر بستے لگاتے اور روزانہ لاکھوں مریضوں کو تعویذات دیتے، استخارہ کرتے اور اوراد و وظائف بتاتے ہیں۔ مدنی چینل پر روحانی علاج پروگرام بھی نشر کیا جاتا ہے۔ جس میں استخارہ بھی کیا جاتا ہے اور مریضوں، پریشان حالوں کو اوراد و وظائف بھی

1...تفسیر درمنثور، پارہ: 1، سورۂ فاتحہ، جلد: 1، صفحہ: 17۔

بتائے جاتے ہیں۔

سورۂ فاتحہ میں ہر مسئلے کا حل ہے

اے عاشقانِ رسول! سورۂ فاتحہ میں صِرف جسمانی بیماریوں کے لئے ہی عِلاج نہیں بلکہ اس میں ہر مسئلے کا حل ہے۔ حضرت عطاء رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: جسے کوئی حاجت ہو، وہ سورۂ فاتحہ کی تِلاوت کرے، اس کی برکت سے حاجت پُوری ہو جائے گی۔ (1) عُلما فرماتے ہیں: 100 مرتبہ سورۂ فاتحہ پڑھ کر جو بھی دُعا کی جائے، قبول ہوتی ہے۔

دُعائیں قبول ہونے کا وظیفہ

سُبْحٰنَ اللہ! کیسا آسان حل ہے...! کوئی مشکل ہو، پریشانی ہو، تنگ دستی ہو، کوئی پریشانی آجائے، کوئی حاجت درپیش ہو، سورۂ فاتحہ پڑھیے، دُعائیں مانگئے! اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! اللہ پاک کرم فرمائے گا اور مشکل، پریشانی، تنگ دستی دور ہو گی۔

نظرِ بد سے حفاظت کا وظیفہ

صحابیٔ رسول حضرت عمران بن حُصَین رضیَ اللہُ عنہ فرماتے ہیں: اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صلی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جس گھر میں سورۂ فاتحہ اور آیۃُ الکرسی پڑھی جائے، اس گھر میں اُس دِن کسی جِنّ یا کسی انسان کی بُری نظر نہیں آئے گی۔ (2)

سورۂ فاتحہ 1 تہائی قرآن کے برابر ہے

حضرت عبد اللہ بن عبّاس رضیَ اللہُ عنہما سے روایت ہے، اللہ پاک کے رسول، رسولِ

323

1...تفسیر درمنثور، پارہ: 1، سورۂ فاتحہ، جلد: 1، صفحہ: 17۔

2...جامع صغیر، صفحہ: 360، حدیث: 5830۔

مقبول صلی اللہُ علیہِ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا: جس نے سورۂ فاتحہ اور سورۂ اِخلاص پڑھی، اس نے گویا ایک تہائی قرآنِ مجید کی تلاوت کی۔[1] ایک حدیثِ پاک میں ہے: سورۂ فاتحہ 2 تہائی قرآنِ مجید کے برابر ہے۔[2]

سونے سے پہلے سورۂ فاتحہ پڑھنے کی فضیلت

حضرت انس بن مالک رضی اللہُ عنہ سے روایت ہے، رسولِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صلی اللہُ علیہِ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا: تم بستر پر لیٹو تو سورۂ فاتحہ اور سورۂ اِخلاص پڑھ لیا کرو! اس کی برکت سے موت کے عِلاوہ ہر چیز سے محفوظ رہو گے۔[3] ایک حدیثِ پاک میں ہے، فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص بستر پر لیٹ کر سورۂ فاتحہ پڑھ لے تو اللہ پاک اس کے ساتھ ایک محافظ فرشتہ مقرر فرمادے گا۔[4]

اے عاشقانِ رسول! سورۂ فاتحہ کی صِرف 7 آیتیں ہیں، ہم روزانہ نماز میں سورۂ فاتحہ پڑھتے ہیں، پُوری سورۂ فاتحہ پڑھنے میں صرف چند سیکنڈ لگتے ہیں اور فضیلتیں کیسی؟ سُبْحٰنَ اللہ! ایک بار سورۂ فاتحہ پڑھنے والے کو ہر حرف پر 10 نیکیاں ملتی ہیں، ایک بار سورۂ فاتحہ پڑھنے والا ایسے ہے جیسے اس نے ایک تہائی قرآن کی تلاوت کی، سوتے وقت ایک مرتبہ سورۂ فاتحہ پڑھنے سے اللہ پاک ایک محافظ فرشتہ مقرر فرمادیتا ہے۔

اللہ پاک ہمیں سورۂ فاتحہ بلکہ پُورے قرآنِ مجید کی تلاوت کا شوق نصیب فرمائے۔

323

1...معجم اوسط، جلد: 3، صفحہ: 281، حدیث: 4594۔
2...جامع صغیر صفحہ: 360، حدیث: 5828۔
3...مسند بزّار، جلد: 14، صفحہ: 11، حدیث: 7393۔
4...تاریخ دمشق، جلد: 22، صفحہ: 413۔

آمِین بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم۔

سورۂ فاتحہ سورۂ مناجات ہے

عُلَما فرماتے ہیں: سورۂ فاتحہ سورۂ مُنَاجات ہے۔ مُنَاجات کا معنی ہے: آہستہ سے باتیں کرنا، دُعا اور التجا کرنا۔ جب بندہ اللہ پاک کی بارگاہ میں اس طرح دُعا کرے جیسے وہ اللہ پاک سے باتیں کر رہا ہے، اسے مناجات کہا جاتا ہے۔

سورۂ فاتحہ سورۂ مُنَاجات ہے، اس سورتِ پاک کی ابتدائی آیات میں اللہ پاک کی حمد وثنا ہے، اس کے بعد بندوں کی طرف سے دُعا مانگی گئی ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسولِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا: اللہ پاک فرماتا ہے: اس نماز (یعنی سورۂ فاتحہ) کو میرے اور بندے کے درمیان آدھا آدھا تقسیم کیا گیا ہے، بندہ پڑھتا ہے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَۙ(۱) (پارہ:1، سورۂ فاتحہ:1)	ترجمہ کنزُ العرفان: سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو تمام جہان والوں کا پالنے والا ہے۔

اس کے جواب میں اللہ پاک فرماتا ہے: میرے بندے نے میری حمد بیان کی۔ بندہ پڑھتا ہے:

الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِۙ(۲) (پارہ:1، سورۂ فاتحہ:2)	ترجمہ کنزُ العرفان: بہت مہربان رحمت والا۔

اللہ فرماتا ہے: میرے بندے نے میری ثنا بیان کی۔ بندہ پڑھتا ہے:

مٰلِكِ یَوْمِ الدِّیْنِؕ(۳) (پارہ:1، سورۂ فاتحہ:3)	ترجمہ کنزُ العرفان: جزا کے دن کا مالک۔

اللہ فرماتا ہے: میرے بندے نے میری بزرگی بیان کی۔ بندہ پڑھتا ہے:

اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُؕ(۴) (پارہ:1، سورۂ فاتحہ:4)	ترجمہ کنزُالعرفان: ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں۔

اللہ فرماتا ہے: یہ میرے اور میرے بندے کے درمیان برابر ہے (کہ بندہ اللہ پاک کی عبادت کرتا ہے، اللہ پاک بندے کی مدد و نُصرت فرماتا ہے)۔ پھر بندہ پڑھتا ہے:

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَۙ(۵) صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَ لَا الضَّآلِّیْنَ۠(۷) (پارہ:1، سورۂ فاتحہ:5تا7)	ترجمہ کنزُالعرفان: ہمیں سیدھے راستے پر چلا ان لوگوں کا راستہ جن پر تونے احسان کیا نہ کہ ان کا راستہ جن پر غضب ہوا اور نہ بہکے ہوؤں کا۔

اللہ پاک فرماتا ہے: یہ میرے بندے کے لئے ہے اور میرے بندے کے لئے وہی ہے جس کا اس نے سُوال کیا۔ (1)

سُبْحٰنَ اللہ! پیارے اسلامی بھائیو! غور فرمائیے! یہ کیسی عظیم فضیلت ہے۔ سورۂ فاتحہ کی 7 آیات ہیں، بندہ ایک ایک آیت پڑھتا جاتا ہے، اللہ پاک اسے سنتا بھی ہے اور ہر ہر آیت پر جواب بھی عطا فرماتا ہے۔ علّامہ اِبْنِ رجب حنبلی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: یہ (یعنی بندے کا سورۂ فاتحہ پڑھتے جانا اور اللہ پاک کا جواب عنایت فرماتے جانا، یہ) سورۂ فاتحہ کی خاص فضیلت ہے جو اس کے عِلاوہ کسی سُورت میں نہیں۔ (2)

323

1...مسلم، کتاب الصلاۃ، باب وجوب قراءۃ الفاتحۃ، صفحہ:154، حدیث:395۔

2...تفسیر ابن رجب حنبلی، پارہ:1، سورۂ فاتحہ، جلد:1، صفحہ:68۔

سورۃ الفاتحہ کے مضامین کا بیان

پیارے اسلامی بھائیو! سورۂ فاتحہ وہ عظیم سورت ہے کہ اس کی صرف 7 آیات میں پُورے قرآنِ کریم کا خلاصہ بیان کر دیا گیا ہے بلکہ حدیثِ پاک میں ہے: جس نے سورۂ فاتحہ کی تِلاوت کی وہ ایسے کہ جیسے اُس نے تورات، زبور، انجیل اور قرآنِ پاک (یعنی چاروں بڑی آسمانی کتابوں) کی تلاوت کی۔[1]

امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے: اللہ پاک نے 104 صحیفے نازِل فرمائے، ان 104 صحیفوں کے مضامین 4 بڑی آسمانی کتابوں تورات، زبور، انجیل اور قرآنِ کریم میں بیان فرما دیئے، پھر تورات، زبور اور انجیل کے سارے عُلُوم قرآنِ مجید میں بیان فرما دیئے اور پُورے قرآنِ مجید کے تمام عُلوم سورۂ فاتحہ میں جمع فرمادیئے پَس جس نے سورۂ فاتحہ کی تفسیر کو سمجھ لیا، اس نے گویا تمام آسمانی کتابوں کی تفسیر پڑھ لی۔[2]

پیارے اسلامی بھائیو! اندازہ کیجئے! سورۂ فاتحہ کیسی جامع سُورت ہے، ان 7 مختصر آیات میں کتنے عُلُوم کو جمع کر دیا گیا ہے۔ اسی لئے تو مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ امیر المؤمنین حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اگر میں چاہوں تو سورۂ فاتحہ کی تفسیر سے 70 اونٹ بھر دوں۔[3]

سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ایک اونٹ کتنے مَن بوجھ اٹھاتا ہے اور ہر

1...تفسیر درمنثور، پارہ: 1، سورۂ فاتحہ، جلد: 1، صفحہ: 16۔

2...شُعَبُ الایمان، باب فی تعظیم القرآن، جلد: 2، صفحہ: 451، حدیث: 2371۔

3...قُوتُ القلوب، جلد: 1، صفحہ: 92۔

مَن میں کتنے ہزار اجزا ہوتے؟ اس کا حساب لگایا جائے تو یہ تقریباً 25 لاکھ جلدیں بنتی ہیں۔ یہ فقط سورۂ فاتحہ کی تفسیر ہے، پھر باقی کلام عظیم کی کیا گنتی...!![1]

نیک عمل نمبر 10 کی ترغیب:

پیارے اسلامی بھائیو! نیکیوں کا جذبہ پانے اور گناہوں سے بچنے کا ذہن بنانے کے لئے دعوت اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہو جائیے اور ذیلی حلقے کے 12 دینی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیجئے۔ نیک اعمال پر عمل اور عاشقان رسول کے ساتھ مدنی قافلوں میں سفر کیجئے۔ شیخ طریقت امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے عطا کردہ ”72 نیک اعمال“ میں سے ایک نیک عمل نمبر 10 یہ ہے کہ کیا آج آپ نے کانوں کو گناہوں یعنی غیبت، گانے باجوں، بری اور گندی باتوں، موبائل کی میوزیکل ٹیون، کالر ٹیون وغیرہ وغیرہ سننے سے بچایا؟ یہ ایسا نیک عمل ہے کہ اس پر اگر ہم عمل کرنے والے بن جائیں تو بہت سے گناہوں سے بچ جائیں گے۔ اللہ پاک ہمیں نیک اعمال پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

سورۂ فاتحہ کا ایک مرکزی مضمون

اے عاشقانِ رسول! حق تو یہی ہے کہ سورۂ فاتحہ کے تمام عُلوم کو سمجھنا، انہیں بیان کر سکنا ہم جیسوں کے بَس کی بات نہیں ہے۔ البتہ عُلَمائے کرام نے خُوب غور و فِکْر کر کے، قرآن و حدیث اور عِلْمِ دین کی بڑی بڑی کتابوں کو سامنے رکھتے ہوئے سورۂ فاتحہ کا ایک

1... فتاوی رضویہ، جلد: 22، صفحہ: 619۔

www.dawateislami.net

مرکزی مضمون بیان کیا ہے، وہ کیا ہے؟ وہ ہے: مُرَاقَبَۃُ الْعِبَادِ لِرَبِّہِمْ یعنی بندے کا اپنے رَبّ کے لئے مراقبہ کرنا۔[1] یہ سورۂ فاتحہ کا مرکزی مضمون ہے یا یوں کہہ لیجئے کہ بنیادی طَور پر سورۂ فاتحہ میں جو چیز ہمیں سکھائی گئی، وہ یہی مُرَاقَبَہ ہے۔

مراقَبَہ کسے کہتے ہیں...؟

مُرَاقَبَہ ایک تعلق کا نام ہے، بندے کا اپنے رَبّ کے ساتھ مضبوط ترین تعلق، اتنا مضبوط کہ بندے کا دِل، دماغ، اس کی سوچیں، خیالات اور تمام تَرتَوَجُّہات ہر وقت اللہ پاک کی طرف رہیں، بندے کو ہر وقت یہ یقین ہو کہ میرا رَبّ مجھے دیکھ رہا ہے، وہ میرے ظاہِر حال کو بھی جانتا ہے اور میرے باطن کو بھی جانتا ہے۔ اسے مُرَاقَبَۃُ اللہ کہا جاتا ہے۔

مراقبہ کی ایک مثال سے وضاحت

امام قُشَیْرِی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے مراقبہ کی ایک مثال کے ذریعے وضاحت فرمائی ہے، فرماتے ہیں: ایک بادشاہ تھا، اس کے چند غُلام تھے، بادشاہ اُن میں سے ایک غُلام کے ساتھ خصوصی محبت کیا کرتا تھا، بظاہِر اس میں کوئی ایسی خاص بات نہیں تھی، پھر بھی بادشاہ اسے بہت پسند کرتا تھا، دوسرے غُلاموں کو یہ بات کھٹکتی تھی، ایک مرتبہ اُن غُلاموں نے ہمت کی اور بادشاہ سلامت کی خِدمت عرض کر ہی دیا، بولے: بادشاہ سلامت! اس غُلام میں ایسی کونسی خاص بات ہے کہ آپ اس پر بہت مہربان ہیں؟ بادشاہ نے سوال کا جواب نہ دیا بلکہ کہا: ہمیں ایک سَفَر درپیش ہے، تیاری کرو! ہم سفر پر جارہے ہیں۔ چنانچہ گھوڑے

1...نَظمُ الدُّرَر، جلد: 1، صفحہ: 21۔

www.dawateislami.net

تیار کئے گئے اور بادشاہ سلامت اپنے غُلاموں کو ساتھ لے کر سفر پر روانہ ہو گئے، پہاڑی علاقے کا سَفَر تھا، کچھ دُور جا کر ایک پہاڑ نظر آیا، جو برف سے ڈھکا ہوا تھا، بادشاہ سلامت نے دُور سے اس پہاڑ کو دیکھا اور سَر جھکا لیا۔ جیسے ہی بادشاہ نے سَر جھکایا، وہ غلام جو بادشاہ کا منظورِ نظر تھا، اس نے گھوڑے کو ایڑ لگا دی (یعنی دوڑاتے ہوئے آگے گزر گیا)۔ سب حیران تھے کہ آخر اسے کیا ہوا؟ یہ کہاں جا رہا ہے؟ تھوڑی دیر کے بعد غُلام واپس آیا، اس کے ہاتھ میں برف تھی۔ بادشاہ نے پوچھا: تم یہ برف کیوں لائے؟ کہا: بادشاہ سلامت! آپ نے اس برف والے پہاڑ کی طرف دیکھا، پھر سَر جھکا لیا، میں جانتا ہوں کہ آپ بِلا وجہ ایسے نہیں کیا کرتے، بَس میں سمجھ گیا کہ بادشاہ سلامت برف چاہتے ہیں۔

یہ سُن کر بادشاہ نے اپنے غُلاموں کو مخاطب کر کے فرمایا: دیکھ لو! تم سب اپنے اپنے کاموں میں مَصرُوف رہتے ہو، تمہاری تَوَجُّہ اپنی جانِب رہتی ہے لیکن یہ میرا وہ غُلام ہے جس کی تَوَجُّہ ہر وقت میری طرف ہوتی ہے، میں کیا دیکھ رہا ہوں، میں کیا کر رہا ہوں، میری نظر کس طرف اُٹھ رہی ہے، یہ اس پر تَوَجُّہ رکھتا ہے، یہی وجہ ہے کہ میں اس سے زیادہ محبت کرتا ہوں۔ [1]

پیارے اسلامی بھائیو! یہی مُراقبہ ہے ❁ بندے کی تَوَجُّہ ہر وقت اپنے رَبّ کی طرف رہے ❁ بندہ دُکان پر ہے، تب بھی اس کی تَوَجُّہ رَبّ کی طرف ہو ❁ بندہ گھر میں ہے، تب بھی اس کی توجہ رَبّ کی طرف ہو ❁ بندہ مسجد میں ہو تب بھی اس کی تَوَجُّہ رَبّ کی طرف ہو، غرض ہر وقت، ہر حال میں بندے کی تَوَجُّہ رَبّ کی طرف رہے، یہ مراقبہ ہے۔

---323---

1...رسالہ قشیریہ، باب المراقبۃ، صفحہ: 225۔

سورۂ فاتحہ اور مُراقبہ کی تعلیم

مراقبہ کے لئے 2 چیزوں کی ضرورت ہے:(1):بندے کا اپنے رَبّ کو پہچاننا (2):بندے کا اپنے آپ کو پہچاننا۔

(1):رَبّ کی پہچان

جسے معلوم ہی نہ ہو کہ میرا رَبّ کون ہے؟ اس کی صِفَات کیا ہیں؟ اس کی شان کیا ہے؟ وہ بندہ بھٹک جاتا ہے۔ یمن کا ایک بادشاہ تھا، اسے اللہ پاک نے طاقت عطا فرمائی، قُوَّت بخشی، بڑی سلطنت عطا کی، اس پر نعمتوں کی برسات ہوئی، یہ اپنی فوج کے ساتھ علاقے فتح کرتا گیا، کرتا گیا، یہاں تک کہ اس کی سلطنت دُور دُور تک پھیل گئی۔ ایک دِن اسے خیال آیا: یہ کائنات کیسے چل رہی ہے؟ اسے چلانے والا کون ہے؟ دِن کیسے آتا ہے؟ رات کیسے ہوتی ہے؟ ہمیں اتنی طاقت و قُوَّت کہاں سے ملتی ہے؟

عِلْمِ دِین تو جانتا نہیں تھا، بَس عقل کے گھوڑے ہی دوڑاتا رہا، کئی دِن سوچ بچار کے بعد اس نے فیصلہ کیا کہ کائنات سورج کے ذریعے چل رہی ہے، سورج ہی کے ذریعے دِن رات کی تبدیلی ہوتی ہے، سورج کے ذریعے فصلیں پکتی ہیں؟ سورج ہی کے ذریعے خوراک ملتی ہے، لہٰذا سورج ہی خُدا ہے۔اَسْتَغْفِرُ اللہ! اَسْتَغْفِرُ اللہ!

اس بدبخت نے اپنی عقل کے گھوڑے دوڑائے، شیطان نے اسے شرک میں مبتلا کر دیا اور یہ سورج کی پُوجا کرنے لگا۔

دیکھئے! بادشاہ رَبّ کو پہچانتا نہیں تھا، اسے اللہ پاک کی صفات کا عِلْم نہیں تھا، خُدا کی

شان و عظمت سے واقف نہیں تھا، اپنے ہی طور پر سوچ بچار میں پڑا اور بھٹک گیا۔ معلوم ہوا؛ مُراقبہ کرنے (یعنی اللہ پاک کی طرف تَوَجُّہ رکھنے) کے لئے ضروری ہے کہ اللہ پاک کی پہچان بھی ہو، اس کی شان و عظمت بھی معلوم ہو۔

سورۂ فاتحہ اور اللہ پاک کی صفات

چنانچہ اللہ پاک نے سورۂ فاتحہ کی ابتدا میں اپنی صفات کو بیان فرمایا:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَۙ(۱) الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِۙ(۲) مٰلِكِ یَوْمِ الدِّیْنِؕ(۳) (پارہ:1، سورۂ فاتحہ:1 تا 3)	ترجمہ کنزُالعرفان: سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو تمام جہان والوں کا پالنے والا ہے بہت مہربان رحمت والا جزا کے دن کا مالک۔

معلوم ہوا حقیقی رَبّ وہ ہے جو تمام تعریفوں کا مالِک ہے، وہ ہر نقص سے، ہر عیب سے پاک ہے، خوبیوں والا ہے، وہی ہے جو تمام جہانوں کو پالتا ہے، پتھر میں رینگنے والے بالکل چھوٹے سے کیڑے کو بھی وہی رزق دیتا ہے اور ہاتھی جیسے بڑے جانور کو بھی وہی رزق عطا فرماتا ہے، وہی تمام جہانوں کا رَبّ ہے، وہ رحمٰن بھی ہے، وہ رحیم بھی ہے اور وہ حقیقی رَبّ روزِ جزاء کا مالِک بھی ہے۔ یہ ہے حقیقی رَبّ کی پہچان۔

(2): بندے کا خُود کو پہچاننا

دوسری چیز جو مراقبہ کے لیے ضروری ہے، وہ یہ کہ بندہ اپنے آپ کو پہچانتا ہو کیونکہ جو خود کو نہ پہچانتا ہو، وہ اپنے مَن میں ہی مگن رہتا ہے۔ لہٰذا بندہ جب تک خُود کو پہچانے گا نہیں، اس وقت تک وہ اللہ پاک کی طرف مُتَوَجِّہ نہیں ہو سکے گا۔

اب بندے کی پہچان کیا ہے؟ بندے کی سب سے بڑی پہچان یہ ہے کہ بندہ عاجِز ہے، کمزور ہے، ناتواں، محتاج ہے۔ ہمیں بھوک لگتی ہے، لہٰذا ہم کھانے کے محتاج ہیں، ہمیں پیاس لگتی ہے، ہم پانی کے محتاج ہیں، ہم دیکھنے کے لئے آنکھوں کے محتاج ہیں، سننے کے لئے کانوں کے محتاج ہیں، پکڑنے کے لئے ہاتھوں کے محتاج ہیں، بولنے کے لئے زبان کے محتاج ہیں، سوچنا ہو تو دِل و دماغ کے محتاج ہیں، غرض ہم ہر ہر کام میں، ہر ہر معاملے میں محتاج ہیں۔

جب بندہ یہ پہچان لیتا ہے کہ میں ہر وقت محتاج ہوں اور یہ بھی جان لیتا ہے کہ اللہ ہی رَبُّ العالمین ہے، تب وہ اپنے رَبّ کے حُضُور جھکتا ہے اور عاجزی کے ساتھ عرض کرتا ہے:

اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ ﴿۴﴾ (پارہ:1، سورۂ فاتحہ:4)	ترجمہ کنزُالعرفان: ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں۔

دیکھئے! بندہ اپنے رَبّ کی بارگاہ میں عرض گزار ہے: مولیٰ! میں تجھ سے مدد چاہتا ہوں۔ کس معاملے میں؟ ہر ہر معاملے میں ❊ بھوک لگی ہے ❊ اس کے لئے کھانا بھی چاہئے ❊ ہاتھ بھی چاہئے ❊ منہ بھی چاہئے ❊ دانت بھی چاہئیں ❊ یہ ساری نعمتیں کون دیتا ہے، اللہ پاک دیتا ہے ❊ آنکھ ❊ کان ❊ زبان ❊ منہ ❊ ہاتھ ❊ پیر ❊ یہ جسم ❊ یہ جان ❊ یہ سانسیں ❊ زِندگی ❊ یہ ساری نعمتیں کون عطا فرماتا ہے؟ اللہ پاک ہی عطا فرماتا ہے ❊ وہ کون سا لمحہ ہے جب بندے پر اللہ پاک کی نعمتوں کی برسات نہیں ہوتی؟ ہم ہر ہر لمحہ اللہ پاک کے محتاج ہیں ❊ لہٰذا ہر ہر لمحہ اللہ پاک کی مدد و نُصرت کی ضرورت ہے ❊ لہٰذا جب کھانا ملے گا تو توَجُّہ کس کی طرف ہو گی؟ اللہ پاک کی طرف ❊ جب کسی چیز کی جانِب ہاتھ بڑھے گا، ہم اسے پکڑ پائیں گے تو توَجُّہ کس کی طرف ہو گی؟ اللہ پاک

کی طرف ❁ جب نگاہ اُٹھے گی، ہم رنگ برنگی دُنیا کا نظارہ کر پائیں گے تو توَجُّہ کس کی طرف جائے گی؟ اللہ پاک کی طرف ❁ لہٰذا بندہ ہر وقت، ہر لمحہ اللہ پاک کی طرف توَجُّہ رکھنے، اللہ پاک کی یادوں میں رہنے کا محتاج ہے اور یہی وہ کیفیت ہے جسے مُراقبہ کہا جاتا ہے۔

صراطِ مستقیم کی دُعا

اب جب بندہ اللہ پاک کو بھی پہچان لیتا ہے، اپنے آپ کو بھی پہچان لیتا ہے، اب عرض کرتا ہے:

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَۙ(۵) صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَ لَا الضَّآلِّیْنَ۠(۷) (پارہ:1، سورۂ فاتحہ:5 تا 7)	ترجمہ کنزُالعرفان: ہمیں سیدھے راستے پر چلا ان لوگوں کا راستہ جن پر تو نے احسان کیا نہ کہ ان کا راستہ جن پر غضب ہوا اور نہ بہکے ہوؤں کا۔

یعنی اے اللہ پاک! مجھے صراطِ مستقیم پر قائم رکھ، میری پُوری زِندگی صراطِ مستقیم پر ہی گزرے، شیطان، نفسِ اَمّارہ کسی وقت مجھے صراطِ مستقیم سے بہکا نہ سکیں اور میں ہمیشہ تیرے انعام یافتہ بندوں کے رستے پر چلتا رہوں۔

پیارے اسلامی بھائیو! غور فرمائیے! ترتیب کے اعتبار سے سورۂ فاتحہ قرآنِ کریم کی پہلی سُورت ہے، یہاں سے قرآنِ مجید کی ابتدا ہو رہی ہے اور ابتدا ہی میں ہمیں کیسا جامِع دَرْس دیا گیا، گویا یہ قرآنِ مجید کی پہلی تعلیم ہے کہ بندہ ہر وقت اپنے رَبّ کی طرف مُتوَجِّہ رہے، اپنے رَبّ کے ساتھ اپنا تعلق مضبوط کرے۔

لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم زِندگی کا ایک ایک لمحہ اسی تَصَوُّر کے ساتھ گزاریں کہ میں

بندہ ہوں، اللہ میرا رَبّ ہے، میں ہر لمحہ اپنے رَبّ کا محتاج ہوں اور وہ مجھے دیکھ رہا ہے۔

تَوَجُّہ اِلَی اللہ کی فضیلت

اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: اِحْفَظِ اللّٰہَ یَحْفَظُكَ تم اللہ کو نگاہ میں رکھو، اللہ تمہاری حفاظت فرمائے گا۔ اِحْفَظِ اللّٰہَ تَجِدْہُ تُجَاھَكَ اللہ پاک کو نگاہ میں رکھو، تم اسے اپنے سامنے پاؤگے۔ (1)

حضرت علّامہ مُلّا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ اس حدیثِ پاک کی شرح میں لکھتے ہیں: یعنی جس چیز کا اللہ پاک نے حکم دیا ہے، اس پر عَمَل کرو، جس سے منع کیا ہے، اس سے باز رہو تو اللہ پاک دُنیا میں مصیبتوں اور پریشانیوں سے، آخرت میں عذاب سے تمہاری حفاظت فرمائے گا۔ مزید فرماتے ہیں: جو اللہ پاک کا ہو جاتا ہے، اللہ پاک اُس کا ہو جاتا ہے۔ (2)

اللہ پاک ہم سب کو نیکی کی ہدایت نصیب فرمائے، کاش! ہمارا دِل ہر وقت اللہ پاک کی طرف مُتَوَجِّہ رہے، ہر وقت اللہ پاک کی یاد سے دِل آباد رہے اور ہم اسی طرح پیاری پیاری یاد کے ساتھ زِندگی گزارتے چلے جائیں۔ آمِین بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

درست قرآن پڑھنے کی فضیلت

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مَرْوِی ہے کہ پیارے آقا، دوجہاں کے داتا صلی اللہ

1...ترمذی، ابواب صفۃ القیامۃ، صفحہ: 594، حدیث: 2516۔

2...مرقاۃ المفاتیح، کتاب الرقاق، جلد: 9، زیرِ حدیث: 5302، صفحہ: 490۔

عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان عالیشان ہے: اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ اَنۡ یُّقۡرَءَ الۡقُرۡاٰنُ کَمَا اُنۡزِلَ بے شک اللہ پاک پسند فرماتا ہے کہ قرآن کو اسی طرح پڑھا جائے جیسے اسے نازل کیا گیا۔[1] ایک مقام پر ارشاد فرمایا: اِقۡرَءُوا الۡقُرۡاٰنَ بِلُحُوۡنِ الۡعَرَبِ قرآن کو عرب کے لب و لہجے میں پڑھو۔[2]

فیضان آن لائن اکیڈمی

پیارے اسلامی بھائیو! الحمد للہ عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی قرآن کی تعلیم کو دنیا میں عام کرنے اور نیکی کی دھوم مچانے کیلئے 80 سے زائد شعبہ جات میں مصروفِ عمل ہے ان میں سے ایک شعبہ "فیضان آن لائن اکیڈمی" بھی ہے۔ 19 ربیع الاوّل 1433ھ مطابق 2012ء میں بچوں کے لیے اور شوال 1434ھ میں بچیوں کے لیے مدرسة بنام "فیضان آن لائن اکیڈمی" کا قیام عمل میں لایا گیا۔ اِس شعبے کے تحت انٹرنیٹ کے ذریعے ملک و بیرونِ ملک کے اسلامی بھائیوں اور بچوں کو نہ صرف دُرُست مَخارج کے ساتھ ناظرہ و حفظِ قرآنِ پاک کی تعلیم دی جاتی ہے بلکہ انہیں ایک باعمل مسلمان بنانے کے لیے بنیادی اخلاقی تربیت بھی دی جاتی ہے۔ نیز معلم کورس بھی کروایا جاتا ہے جس کے ذریعے تجوید پڑھانے کی باقاعدہ تربیت دی جاتی ہے ساتھ ہی ساتھ جو کوئی اپنی منزل کی دُہرائی کرنا چاہیں تو اُنہیں اُنکی مرضی کے وقت میں یہ سہولت بھی دی جاتی ہے۔ فیضان آن لائن میں کم و بیش 78 ممالک کے 21992 (اکیس ہزار نو سو بانوے) سے زائد طلبہ و طالبات پڑھ رہے ہیں اور اب تک تعلیمِ قرآن حفظ یا ناظرہ مکمل کرنے والوں کی تعداد کم و بیش 31000 (اکتیس ہزار) ہے۔

323

1...جامع صغیر، صفحہ: 117، حدیث: 1897۔

2...نوادر الاصول، فی ان القرآن مثلہ، جلد: 2، صفحہ: 242۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند آدابِ زندگی بیان کرنے کی سَعَادت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلّم نے فرمایا: مَنْ اَحَبَّ سُنَّتِي فَقَدْ اَحَبَّنِي وَمَنْ اَحَبَّنِي كَانَ مَعِي فِي الْجَنَّةِ جس نے میری سُنّت سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (1)

سینہ تیری سُنّت کا مدینہ بنے آقا! | جنت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

اذان کی سنتیں اور آداب

پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! اذان کی سنتیں اور آداب کے بارے میں چند مدنی پھول سننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ پہلے 2 فرامین مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے: (1) فرمایا: ثواب کی خاطِر اذان دینے والا اُس شہید کی مانند ہے جو خون میں لِتھڑا ہوا ہے اور جب مرے گا قبر میں اس کے جسم میں کیڑے نہیں پڑیں گے۔ (اَلْمُعْجَمُ الْکَبِیر لِلطّبَرانی، ۱۲/ ۳۲۲، حدیث: ۱۳۵۵۴) (2) فرمایا: میں جنّت میں گیا، اُس میں موتی کے گُنبد دیکھے اُس کی خاک مُشک کی ہے۔ پوچھا: اے جبرئیل! یہ کس کے واسطے ہیں؟ عَرض کی: آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُمّت کے مؤذنوں اور اماموں کیلئے۔ (اَلْجامعُ الصَّغیر لِلسُّیُوطی، ص۲۵۵ حدیث: ۴۱۷۹) ☆ نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے سفر میں ایک بار اذان دی تھی اور کلماتِ شہادت

1...مشکوٰۃ، کتاب: الْاِیمان، باب: الْاِعْتِصَام، جلد: 1، صفحہ: 55، حدیث: 175۔

www.dawateislami.net

یُوں کہے: اَشْھَدُ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہ (میں گواہی دیتا ہوں کہ میں اللہ کا رسول ہوں)۔ (فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ، ۵/۶۷۵) ☆ جس بستی میں اَذان دی جائے، اللہ پاک اپنے عذاب سے اس دن اسے امن دیتا ہے۔ (اَلْمُعْجَمُ الْکَبِیر لِلطّبَرانی، ۱/۲۵۷، حدیث ۷۴۶)

﴿اعلان﴾

اعتکاف کی بقیہ سُنّتیں اور آداب تربیتی حلقوں میں بیان کیے جائیں گے لٰہذا ان کو جاننے کیلئے تربیتی حلقوں میں ضرور شرکت کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دعائیں

﴿1﴾ شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

بزرگوں نے فرمایا: جو شخص ہر شبِ جمعہ (جمعہ اور جمعرات کی درمیانی رات) اِس دُرود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا موت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُسے قَبْر میں اپنے رَحْمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے

ہیں۔ (1)

﴿2﴾ تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

حضرت انس رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے روایت ہے، تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو شخص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔ (2)

﴿3﴾ رَحمت کے سترّ دروازے

صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرودِ پاک پڑھتا ہے تو اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ (3)

﴿4﴾ چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللہِ

حضرت اَحمد صاوِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بعض بزرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرود شریف پڑھنے کا ثواب حاصل ہوتا ہے۔ (4)

1 . . . افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ السادسۃ والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا

2 . . . افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیۃ عشرۃ، ص ۶۵

3 . . . القول البدیع، الباب الثانی، ص ۲۷۷

4 . . . افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص ۱۴۹

﴾5﴿ قُربِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شخص آیا تو حُضورِ انور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُسے اپنے اور صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے درمِیان بٹھالیا۔ اِس سے صَحابۂ کِرام رَضِیَ اللہُ عَنْھُم کو تَعَجُّب ہوا کہ یہ کون ذِی مَرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: یہ جب مجھ پر دُرودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔ [1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

﴾6﴿ دُرُودِ شفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالیشان ہے: جو شخص یوں دُرودِ پاک پڑھے، اُس کے لیے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔ [2]

﴾1﴿ ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَی اللہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ

حضرت ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا سے رِوایت ہے، سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے

[1] ...القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵

[2] ...الترغیب والترھیب، ۲/۳۲۹، حدیث: ۳۱

فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے ستّر فرشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔[1]

﴿2﴾ گویا شبِ قدر حاصل کرلی

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شبِ قدر حاصل کرلی۔[2]

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ، سُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ

(خُدائے حَلیم وکریم کے سِوا کوئی عِبادت کے لائِق نہیں، اللہ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پروردگار ہے۔)

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب!　　　صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

ہفتہ وار اجتماع کے حلقوں کا شیڈول (بیرون ملک)، 18 مئی 2023ء

(1): سنتیں اور آداب سیکھنا: 5 منٹ، (2): دعا یاد کرنا: 5 منٹ، (3): جائزہ: 5 منٹ، کُل دورانیہ 15 منٹ

اذان کی بقیہ سُنّتیں اور آداب

☆ پانچوں فرض نمازیں ان میں جُمعہ بھی شامل ہے جب جماعت اُولیٰ کے ساتھ مسجد میں وقت پر ادا کی جائیں تو ان کیلئے اذان سنت موکدہ ہے اور اسکا حکم مِثلِ واجب ہے کہ اگر اذان نہ کہی گئی تو وہاں کے تمام لوگ گنہگار ہونگے۔ (الفتاوی الھندیۃ، کتاب الصلاۃ، الباب الثانی، الفصل الاول فی صفتہ واحوال المؤذن، ۱/۵۳) ☆ اگر کوئی شخص شہر کے اندر گھر میں نماز

[1] ... مجمع الزوائد، کتاب الادعیة، باب فی کیفیة الصلاة... الخ، ۱۰/۲۵۴، حدیث: ۱۷۳۰۵

[2] ... تاریخ ابن عساکر، ۱۹/۱۵۵، حدیث: ۴۴۱۵

پڑھے تو وہاں کی مسجد کی اذان اس کیلئے کافی ہے مگر اذان کہہ لینا مُستحب ہے۔ (رَدُّالمُحتار، ۲/۷۸، ۶۲) ☆وَقت شُروع ہونے کے بعد اذان کہئے اگر وَقت سے پہلے کہہ دی یاوقت سے پہلے شُروع کی اور دورانِ اذان وقت آگیادونوں صورتوں میں اذان دوبارہ کہئے۔ (الہدایۃ، ۱/۴۵) ☆خواتین اپنی نمازادا پڑھتی ہوں یاقضااس میں ان کیلئے اذان و اِقامت کہنامکروہ ہے۔(دُرِّمُختار، ۲/۷۲) ☆سمجھدار بچّہ بھی اذان دے سکتا ہے۔ (دُرِّمُختار، ۲/۷۵) ☆بے وُضُوکی اذان صحیح ہے مگربے وُضُوکااذان کہنامکروہ ہے۔(قانون شریعت، ص ۱۵۸) ☆اذان میں اُنگلیاں کان میں رکھنا مسنون و مستحب ہے مگر ہِلانااور گھمانا حرکتِ فضول ہے۔(فتاویٰ رضویہ، ۵/۳۷۳) ☆فَجر کی اذان میں حَیَّ عَلَی الْفَلَاح کے بعد اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌمِّنَ النَّوْم کہنا مُستَحَب ہے۔(دُرِّمُختار، ۲/۶۷) اگر نہ کہا جب بھی اذان ہو جائے گی۔(قانونِ شریعت ص۱۵۷)

صَلُّوْاعَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

☆نفسِ مطمئنّہ کے حصول کی دعا

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع کے مَدَنی حلقوں میں اس بار جدول کے مطابق " نفسِ مطمئنہ کے حصول کی دعا" یاد کروائی جائے گی۔ وہ دُعایہ ہے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ نَفْسًا بِكَ مُطْمَئِنَّةً تُؤْمِنُ بِلِقَائِكَ وَتَرْضٰى بِقَضَائِكَ وَ تَقْنَعُ بِعَطَائِكَ۔

(المعجم الکبیر، ۸/۹۹، حدیث: ۷۴۹۰)

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے ایسے مطمئن نفس کا سوال کرتا ہوں جو تیری ملاقات پر ایمان رکھتا ہو اور تیرے فیصلے پر راضی ہو اور تیری عطاو بخشش پر قناعت کرنے والا ہو۔

(فیضانِ دعا، ص 310)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

☆ اجتماعی جائزے کا طریقہ (72 نیک اعمال)

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: (آخرت کے معاملے میں) گھڑی بھر غور و فکر کرنا 60 سال کی عبادت سے بہتر ہے۔ (جامع صغیر للسیوطی، ص ۳۶۵، حدیث: ۵۸۹۷)

آیئے! نیک اعمال کا رسالہ پُر کرنے سے پہلے "اچھی اچھی نیتیں" کر لیجئے۔

(1) رِضائے الٰہی کے لئے خود بھی نیک اعمال کے رِسالے سے اپنا جائزہ لوں گا اور دوسروں کو بھی ترغیب دوں گا۔

(2) جن نیک اعمال پر عمل ہوا اُن پر اللہ پاک کی حمد (یعنی شکر) بجالاؤں گا۔

(3) جن پر عمل نہ ہو سکا اُن پر افسوس اور آئندہ عمل کرنے کی کوشش کروں گا۔

(4) گناہوں سے بچانے والے کسی نیک عمل پر خدانخواستہ عمل نہ ہوا تو توبہ و استغفار کے ساتھ ساتھ آئندہ گناہ نہ کرنے کا عہد کروں گا۔

(5) بلا ضرورت اپنی نیکیوں (مثلاً فُلاں فُلاں یا اِتنے اتنے نیک اعمال پر عمل ہے) کا اظہار نہیں کروں گا۔

(6) جن نیک اعمال پر بعد میں عمل ہو سکتا ہے (مثلاً آج 313 بار درود شریف نہیں پڑھے) تو بعد میں یا کل عمل کر لوں گا۔

(7) نیک اعمال کا رسالہ پُر کرنے کے اصل مقصد (مثلاً خوفِ خدا، تقویٰ، اخلاقیات کی درستی، مَدَنی کاموں میں ترقی وغیرہ) کو حاصل کرنے کی کوشش کروں گا۔

(8)

کل بھی نیک اعمال کا رسالہ پُر کروں گا(یعنی اعمال کا جائزہ لوں گا)۔

(9) رسمی خانہ پُری نہیں بلکہ جائزے کے ساتھ نیک اعمال کا رسالہ پُر کروں گا۔

آج جن جن نیک اعمال پر عمل کی سعادت پائی، نیچے دیئے گئے خانوں میں صحیح (یعنی اُلٹا رائٹ) کا نشان اور عمل نہ ہونے کی صورت میں (0) کا نشان لگائیے۔

توجہ: اپنے ہی رسالے پر نگاہ رکھتے ہوئے جائزہ لیجیے۔

☆ اجتماعی جائزے کا طریقہ (72 نیک اعمال)

یومیہ 56 نیک اعمال:

(1) اچھی اچھی نیتیں کیں؟ (2) پانچوں نمازیں جماعت سے ادا کیں؟ (3) گھر، بازار، مارکیٹ وغیرہ جہاں بھی تھے وہاں نَمازوں کے اَوقات میں نَماز پڑھنے سے قبل نَماز کی دعوت دی؟ (4) رات میں سورۃُ الملک پڑھ یا سُن لی؟ (5) پانچوں نَمازوں کے بعد کم از کم ایک ایک بار آیۃُ الکُرسی، سُورۃُ الاِخلاص اور تسبیحِ فاطمہ رَضِیَ اللهُ عَنْہا پڑھی؟ (6) کنزُالاِیمان مع خزائنُ العِرفان یا نُورُالعرفان سے کم از کم تین آیات ترجمہ و تفسیر کے ساتھ پڑھیں یا سُنیں؟ یا صِراطُ الجنان سے کم و بیش دو صفحات پڑھ یا سُن لئے؟ (7) شَجرے کے کچھ نہ کچھ اَوراد پڑھے؟ (8) کم از کم 313 بار دُرُود شریف پڑھا؟ (9) آنکھوں کو گناہوں (یعنی بدنِگاہی، فلمیں ڈرامے، موبائل پر گندی تصاویر اور ویڈیوز، نامحرم عورتوں اور کزنز وغیرہ کو دیکھنے) سے بچایا؟ (10) کانوں کو گناہوں یعنی غیبت، گانے باجوں، بُری اور گندی باتوں، موبائل کی میوزیکل ٹیون، کالر ٹیون وغیرہ وغیرہ سُننے سے بچایا؟ (11) راستے میں چلتے ہوئے یا کار یا بس وغیرہ میں سَفَر کے دوران خود کو فضول نِگاہی سے بچاتے ہوئے کیا آج آپ نے نِگاہیں نیچی رکھیں؟ اور بلا ضرورت اِدھر اُدھر دیکھنے سے اپنے آپ کو بچایا؟ (12) اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ یا مکتبۃ المدینہ کی کسی کتاب یا رِسالے یا "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کو کم از کم 12 منٹ پڑھا یا سُنا؟ (13) بات چیت، فون پر گفتگو اور کام کاج موقوف کرکے اَذان واِقامت کا جواب دیا؟ (14) (گھر میں یا باہر) کسی پر غصّہ آجانے کی صورت میں چُپ رہ کر غُصّے کا عِلاج فرمایا یا بول پڑے؟ (15) اپنے اَعمال کا جائزہ لیتے ہوئے نیک اعمال کے رِسالے کے خانے پُر کئے؟ (16) "مرکزی مجلسِ شوریٰ" کے اُصولوں کے مطابق اپنے نگران کی اِطاعت کی؟

(17)گھر اور باہر ہر چھوٹے بڑے سے اچھے انداز سے یعنی آپ جناب اور جی جی کہہ کر گفتگو کی؟(18)مدرسۃُ المدینہ (بالغان)میں قرآنِ کریم پڑھا، یا پڑھایا؟(19)عِشا کی جماعت سے دو گھنٹے کے اندر اندر سونے کی کوشش کی؟(20) دعوتِ اِسلامی کے دینی کاموں کو اپنے نگران کے دیئے ہوئے شیڈول کے مطابق کم از کم دو گھنٹے دیئے؟(21)صدائے مدینہ لگائی؟(22) اپنے گھر کے جھروکوں (یعنی باہر دیکھنے کے لئے رکھی گئی کھڑکیوں)سے (بِلاضرورت)باہر نیز کسی اور کے دروازوں وغیرہ سے اُن کے گھروں کے اندر جھانکنے سے بچنے کی کوشش کی؟(23) آپ کے ہاں گھر درس ہوا؟ یا کسی عُذر کی صورت میں آپ کی غیر موجودگی میں گھر درس کا سلسلہ ہوا؟(24) کم از کم ایک مَدَنی درس (مسجد،دُکان،بازار وغیرہ جہاں سہولت ہو)دیا، یا سُنا؟ (25) سُنّت کے مطابق لباس(جو لیڈیز کلر مثلاً شوخ یعنی تیز رنگ یا چمکیلا نہ ہو یا ایسے رنگ کا بھی نہ ہو جو شرعاً منع ہے وہ) پہنا؟(26) کیا آپ کا زُلفیں رکھنے کی سُنّت پر عمل ہے؟(27)داڑھی منڈوانے یا ایک مُشت سے گھٹانے کا گناہ تو نہیں کیا؟(28) گناہ ہو جانے کی صورت میں فوراً توبہ کی؟(29)سُنّت کے مُطابق کھانا کھایا اور کھانے سے پہلے اور بعد کی دُعائیں پڑھیں؟ (30) گھر، دفتر، بس، ٹرین وغیرہ میں آتے جاتے اور گلیوں سے گزرتے ہوئے راہ میں کھڑے یا بیٹھے ہوئے مسلمانوں کو سلام کیا؟ (31)اِن سُنّتوں پر کچھ نہ کچھ عمل کیا؟(مسواک،گھر میں آنا جانا،سونا جاگنا،قبلہ رُخ بیٹھنا وغیرہ)؟(32)ظہر کی چار سُنّتِ قَبلیہ فرض سے پہلے ادا کیں؟(33) تہجُّد کی نماز پڑھی؟ یا رات نہ سونے کی صورت میں صلوٰۃُ اللَّیل ادا کی؟(34) اوّابین یا اِشراق وچاشت کے نوافل پڑھے؟(35) کیا آج آپ نے عصر یا عشا کی سُنّتِ قَبلیہ پڑھیں؟(36)اِنفرادی کوشش کے ذریعے دعوتِ اِسلامی کے 12 دینی کام میں سے کم از کم ایک دینی کام کی ترغیب دِلائی؟(37)دوسروں سے مانگ کر کوئی چیز (مثلاً چپّل، چادر، موبائل فون، چارجر، گاڑی وغیرہ وغیرہ)اِستعمال تو نہیں کی؟(38)جھوٹ بولنے، غیبت و چُغلی کرنے / سُننے سے بچے؟(39)کچھ نہ کچھ وقت کے لئے ”مَدَنی چینل“ دیکھا ؟ (40) کسی ایک یا چند سے دُنیوی طور پر ذاتی دوستی ہے؟(41) قرض ہونے کی صُورت میں (ادائیگی کی طاقت کے باوُجود) قرض خواہ کی اِجازت کے بغیر قرض ادا کرنے میں تاخیر تو نہیں کی؟ نیز کسی سے عاریتاً(یعنی Temporary)لی ہوئی چیز ضرورت پوری ہونے پر طے کئے ہوئے وقت کے اندر واپس کر دی؟(42)عاجزی کے ایسے الفاظ جن کی تائید دل نہ کرے بول کر نِفاق و رِیاکاری کا جُرم تو نہیں کیا؟ مثلاً لوگوں کے دل میں اپنی عزّت بنانے کے لئے اِس طرح کہنا:”میں حقیر ہوں، کمینہ ہوں“ جبکہ دل میں ایسا نہ سمجھتا ہو۔(43)صفائی سُتھرائی کے عادی اور سلیقہ مند ہیں؟(44) کسی

مُسلمان کا عیب ظاہِر ہو جانے پر (بلا مصلحتِ شَرعی) اُسکا عیب کسی اور پر ظاہِر تو نہیں کیا؟(45) تفسیر سننے سنانے کا حلقہ لگایا، یا شرکت کی؟(46) ہر جائز و عزّت والے کام سے پہلے بِسْمِ الله پڑھی ؟(47) چوک درس دیا، یا سُنا؟(48) اپنے والدین اور پیر و مُرشِد کے لئے دُعائے مغفرت اور کچھ نہ کچھ اِیصالِ ثواب کیا؟(49) مسجد، گھر، آفس وغیرہ میں اِسراف سے بچنے کی کوشش کی؟(50) ٹریفک قوانین کی پابندی کی؟(51) کسی اِسلامی بھائی (خصوصاً ذِمّے دار) سے مَعَاذَاللہ کوئی بُرائی صادِر ہو جائے اور اِصلاح کی ضرورت ہو تو تحریری طور پر، یا مِل کر، براہِ راست (نرمی سے) سمجھانے کی کوشش فرمائی ؟ یا مَعَاذَاللہ بِلا اِجازتِ شرعی کسی اور پر اِظہار کر کے غیبت کا گناہِ کبیرہ کر بیٹھے؟(52) زبان کو گناہوں (یعنی اِلزام تراشی، دِل آزاری، گالی گلوچ وغیرہ) سے بچایا؟(53) زبان کو فُضول اِستعمال (یعنی وہ گفتگو جس سے دینی یا دُنیاوی فائدہ نہ ہو) سے بچانے کی عادت بنانے کے لئے کچھ نہ کچھ اِشارے سے گفتگو کی؟(54) (گھر میں اور باہر) مذاق مسخری، طنز، دل آزاری اور قہقہہ لگانے (یعنی کِھل کِھلا کر ہنسنے) سے بچنے کی کوشش کی؟(55) عمامہ شریف باندھا؟(56) ماں باپ کا اَدب واِحترام بجا لائے؟

قفلِ مدینہ کارکردگی

☆لکھ کر گفتگو 12 مرتبہ ☆اشارے سے گفتگو 12 مرتبہ ☆نگاہیں گاڑے بغیر گفتگو 12 مرتبہ

ہفتہ وار 10 نیک اعمال

(57) گھر سے اِس ہفتے کسی نہ کسی اِسلامی بہن (مثلاً بہن / بیٹی / والدہ بچوں کی والدہ وغیرہ) کو اِسلامی بہنوں کے اِجتماع میں بھیجا؟(58) ہفتہ وار مَدَنی مُذاکرہ دیکھنے / سُننے کی سعادت حاصل کی؟(59) ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماع میں اوّل تا آخر (یعنی مغرب تا اشراق وچاشت) شرکت کی؟(60) اِس ہفتے یومِ تعطیل اِعتِکاف کی سَعادت پائی؟(61) اِس ہفتے کم از کم کسی ایک مریض یا دُکھیارے کے گھر یا اسپتال جا کر سُنّت کے مطابق عِیادت یا غمخواری یا عزیز کے اِنتِقال پر تعزیت کی؟(62) اِس ہفتے پیر شریف (یا رِہ جانے کی صُورت میں کسی بھی دن) کا روزہ رکھا؟(63) ہفتہ وار رِسالہ پڑھ یا سُن لیا؟(64) اِس ہفتے کم از کم ایک بار علاقائی دورہ کیا؟(65) اِس ہفتے کم از کم ایک اِسلامی بھائی کو (جو پہلے دینی ماحول میں تھے، یا پہلے اجتماع میں آتے تھے مگر اب نہیں آتے) تلاش کر کے اُن کو دینی ماحول سے وابستہ کرنے کی کوشش کی؟(66) ہفتہ وار حلقے میں

شرکت کی؟

ماہانہ 3 نیک اعمال

(67) پچھلے اِسلامی مہینے کا نیک اعمال کا رِسالہ فِل یعنی پُر کر کے اپنے نگران و ذِمّہ دار کو جمع کروا دیا؟ (68) اِس ماہ آپ نے کم از کم تین دن کے قافلے میں سفر کیا؟ (69) اِس ماہ کسی سُنّی عالِم (یا اِمام مسجد، مؤذِّن، خادم) کی کچھ نہ کچھ مالی خدمت کی؟

سالانہ 1 نیک عمل

(70) اِس سال ٹائم ٹیبل کے مطابق ایک مہینے کے قافلے میں سفر فرمایا؟

زندگی بھر کے 2 نیک اعمال

(71) زِندگی بھر کے نصاب کا مُطالعہ فرمالیا؟ (72) زندگی میں یک مُشت (یعنی ایک ساتھ) 12 ماہ اور مختلف کورسز (12 دینی کام کورس، 7 دِن کا اِصلاحِ اَعمال کورس، 7 دِن کا فیضانِ نماز کورس) کی سعادت حاصل کر لی؟

دعائے امیرِ اَہلِ سُنّت

یا اللہ پاک! جو کوئی سچے دل سے نیک اعمال پر عمل کرے، روزانہ جائزہ لے کر رسالہ پُر کرے اور ہر اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے ذمہ دار کو جمع کروا دیا کرے، اُس کو اِس سے پہلے موت نہ دینا جب تک یہ کلمہ نہ پڑھ لے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد